ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه

اسلام اور ٹالسٹائی

اسلامی مشن سنت نگر لاہور

ومن يبتغ غير الاسلام دينًا فلن يقبل منه

روس کا عظیم مسیحی مفکر

اسلام اور ٹالسٹائی

شائع کردہ

اسلامی مشن

سنت نگر۔ لاہور

ملنے کا پتہ

ادبستان

چوک لکشمی، میکلوڈ روڈ۔ لاہور

فہرست

پیش لفظ

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

"اسلامی مشن سنت نگر۔ لاہور" اسلام کی ترویج و اشاعت کے سلسلہ میں ملک بھر میں اپنی نوعیت کا منفرد ادارہ ہے۔ ادارہ مذکور نے اپنے قیام سے لے کر اب تک لاکھوں کی تعداد میں ایسی کتب شائع کر کے اندرون و بیرون ملک تقسیم کی ہیں جو مسلمانوں کے لئے اسلام پر استقامت کا سبب اور غیر مسلموں کے لئے رشد و ہدایت کا موجب بنیں۔

زیر نظر کتاب "اسلام اور ٹالسٹائیؒ" "اسلامی مشن" کی مطبوعات میں ایک اور گرانقدر اضافہ ہے۔ اس کتاب میں مشہور روسی مسیحی مفکر ٹالسٹائی نے اسلام اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا کھلے دل سے اعتراف کرنے کے ساتھ ساتھ آیات قرآنی و احادیث نبوی کا ایسا حسین انتخاب کیا ہے کہ قاری کتاب کے ایک ایک لفظ سے اپنے ایمان میں تازگی اور اضافہ محسوس کرتا ہے۔ یہ درست ہے کہ اب تک لاکھوں شمار

غیر مسلموں نے اسلام کی فضیلت و عظمت کا اعتراف کیا ہے لیکن ٹالسٹائی کا انداز سب سے جداگانہ ہے۔

خدائے لم یزل ولایزال سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے باعث استقامت اور غیر مسلموں کے لئے باعث ہدایت بنائے اور مرتب برادر محترم جناب رشید احمد ایم اے، ڈبلیو، پی، ای ایس اور اسلامی مشن کے کارکنوں کے لئے ترقی دارین کا سبب بنائے۔ آمین!

داعی الی اللہ محمد عبدالقادر آزاد تبلیغ آفیسر
محکمہ اوقاف صوبہ پنجاب۔
شاہ چراغ چیمبرز۔ شاہراہ قائداعظم۔ لاہور

ٹالسٹائی کا تعارف

روسی فیلسوف ٹالسٹائی (ولادت ۱۸۲۸ء، وفات ۱۹۱۰ء) کی ہستی علمی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ وہ ایک بلند پایہ مفکر، مصلح اور مصنف تھا۔ علامہ اقبال نے پیامِ مشرق میں "صحبتِ رفتگاں در عالمِ بالا" کے ذیل میں ٹالسٹائی کی زبان سے فرمایا ہے:

ٹالسٹائی

بارگشِ اہرمن لشکری شہریار — از پئے نانِ جویں تیغِ ستم برکشید
زشت بہ چشمش نکوست مغز تہ اندر پوست — مردکِ بیگانہ دوست سینۂ خویشاں درید

داروئے بیہوشی تاج، کلیسا، وطن
جانِ خداداد را خواجہ بجامے خرید

ٹالسٹائی پر ایک دور بڑا کٹھن گزرا۔ وہ اس سوال کا جواب تلاش کرنے میں سرگرداں رہا کہ آخر اس زندگی کا مقصد کیا ہے؟[1] اس غرض سے اُس نے

---

[1] حوالے کے لئے دیکھئے انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا طبع ۱۹۶۹ء جلد ۲۲ صفحہ ۲۲

بہت غور و فکر سے کام لیا اور کئی مذہبی کتابوں کا مطالعہ بھی کیا۔ اگرچہ اُس نے عیسائی مذہب قبول کر لیا تاہم اُس کا دل تعصب کے زہر سے پاک رہا۔ اسلام کا مطالعہ اُس نے بہت بے تعصبی سے کیا اور اس مذہب کی خوبیوں کا اُسے نہ صرف اپنی تصنیفات میں اعتراف کرنا پڑا بلکہ یورپ کی مذہبی سوسائٹیوں میں اُس نے اسلام کی خوبیوں پر پُر زور لیکچر بھی دیئے۔ اس سلسلے میں اُس نے مخالفین کی ذرّہ بھر پروا نہ کی۔

اس عظیم فلسفی نے اسلام کی خوبیوں پر روسی زبان میں کئی رسالے لکھے۔ ایک رسالے میں اُس نے رسول مکرم نبی محتشم جناب محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات طیبہ کا ذکر اختصار مگر جامعیت کے ساتھ کیا ہے۔ اس کے بعد اُس نے قرآن پاک کی چیدہ چیدہ آیات مع ترجمہ پیش کی ہیں اور پھر کچھ احادیث کا انتخاب کیا ہے اور ان کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے یہ تبصرہ بھی کیا ہے کہ

"یہ احادیث دوسرے مذاہب کی تعلیمات کے مخالف نہیں ہیں۔ نیز ان سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بہت سی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔"

یہ رسالہ علمی حلقوں میں بہت مقبول ہوا اور حقیقت طلب نگاہوں نے اس کی بہت قدر کی۔ مگر افسوس کہ دنیا سے بے رغبتی کا رجحان پیدا ہو جانے

کی بنا پر ٹالسٹائی نے اپنی تالیفات کو دوبارہ طبع ہونے کا موقع نہیں دیا اور یہ رسالہ بھی اس کی بے نیازی کی نذر ہو گیا۔

مصر کے نامور فاضل مولینا سلیم تبعیین ہمت کر کے کہیں سے اصل روسی رسالہ ڈھونڈ لائے اور انہوں نے اسے عربی زبان میں منتقل کر کے "حکم النبی محمد" نام رکھا۔ پنجاب کے ایک فاضل مولوی محمد فیض الحسن نے ۱۹۱۴ء میں اس رسالے کو "پیغمبر اسلام" کے نام سے اُردو جامہ پہنایا مگر یہ اُردو ترجمہ بھی اب ناپید ہے۔ بہت جستجو کے بعد اس کا ایک نسخہ ہاتھ آیا ہے۔[1] اور اب اسے نئے سرے سے ترتیب دے کر موجودہ رسالہ "سوشلزم اور اسلام" کے ضمن میں ہدیۂ ناظرین والا تمکین کیا جاتا ہے۔

احقر —!
رشید احمد ایم، اے۔

---

[1] شائقین یہ نسخہ پبلک لائبریری لاہور میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

(فیلسوف طامسٹائی)

مختصر سوانح حیات حضرت محمد

(صلی اللہ علیہ وسلم)

آپؐ حضرت مسیحؑ کی پیدائش سے ۵۷۰ سال بعد ملک عرب میں ایک غریب ماں باپ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ لڑکپن میں بکریاں اور اونٹ چرایا کرتے تھے۔ لڑکپن ہی سے آپ کو جنگلوں اور سنسان مقامات میں جا کر اللہ تعالٰے کی ذات کے بارے میں غور و فکر کرنے کا خیال پیدا ہو گیا تھا۔ آپؐ کے زمانے کے عرب بہت سے خداؤں کے پرستار تھے۔ یہ لوگ ان خداؤں کے تقرب اور ان کی رضامندی حاصل کرنے کے خیال سے اُن پر قربانیاں چڑھایا کرتے تھے یہاں تک کہ انسانی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔ آپ ان بتوں کو دیکھ دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھتے تھے۔ جُوں جُوں آپؐ بڑے ہوتے گئے آپؐ کو یقین ہوتا گیا کہ یہ معبود جھوٹے ہیں اور اہل عرب کا مذہب باطل ہے۔ حقیقی معبود ایک ہی ہے اور تمام قبائل

بلکہ تمام کائنات کا خالق وہی وحدہٗ لاشریک ہے۔

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے اس خیال نے یہاں تک ترقی کی کہ آپ نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی معرفت کا راستہ دکھانے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ آپ کو اپنی باطنی روشنی سے معلوم ہو گیا کہ آپ کو اللہ رب العزت نے اہل عرب کی ہدایت اور اُن کے جھوٹے مذہب کے قلع قمع اور اُن کی عقلوں کو نورِ حق سے روشن کرنے کے لئے منتخب کیا ہے۔ اب وحی کا سلسلہ شروع ہو گیا اور آپ نے وحی کے ذریعے اور اپنے راسخ اعتقاد کے موافق خدائے وحدہٗ لاشریک کے نام کی منادی شروع کر دی۔ یہ ۶۱۰ء کا واقعہ ہے جب کہ عمر مبارک ۴۰ سال ہو گئی۔

جس مذہب (یعنی اسلام) کی بنیاد محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قائم کی اس کا خلاصہ صرف یہ ہے کہ خدا ایک ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور جب یہ بات ہے تو بہت سے خداؤں کی عبادت ناجائز ہوئی) اللہ تعالیٰ رحیم اور عادل ہے۔ انسان کا انجام کار خود اُس کے اعمال پر موقوف ہے یعنی اگر وہ خدا کے اوامر کو بجا لاتا رہا اور اُس کے نواہی سے مجتنب رہا تو آخرت میں اُسے اچھا اجر دیا جائے گا اور اگر اُس نے شریعت کی مخالفت کی اور اپنی خواہشات کی پیروی کی تو اُسے سخت عذاب دیا جائے گا۔ اس دنیا کی ہر چیز فانی ہے صرف خداوند قدوس ہی کی ذات

باقی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اُس کے احکام کو بجا لانے کے سوا حقیقی زندگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اللہ رب العزّت لوگوں کو اس بات کا امر کرتا ہے کہ وہ جو اُس کی ذات بابرکات سے محبّت کریں اور آپس میں بھی محبّت کا سلوک روا رکھیں۔ خدا کی محبّت کا ذریعہ نماز ہے اور آپس کی محبت کے یہ معنی ہیں کہ خوش حالی ہو یا تنگ دستی، دونوں صورتوں میں ایک دوسرے کی مدد کریں اور ایک دوسرے کی لغزشوں سے درگزر کریں۔ جو لوگ کہ اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ضروری ہے کہ وہ نفسانی خواہشوں اور جسمانی لذتوں سے کنارہ کش رہیں اور تن پروری میں نہ لگے رہیں بلکہ روحانی ترقی کریں اور کھانے پینے میں منہمک نہ رہیں۔ ان کے لئے نشّی اشیاء کا استعمال حرام ہے۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ اللہ رب العزّت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے پوری پوری کوشش کرتے رہیں۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے صرف اپنی ہی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ آپ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی نبوت کے بھی قائل تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ یہود و نصاریٰ کو اپنا اپنا مذہب چھوڑنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا بلکہ انہیں چاہئیے کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے بتلائے ہوئے احکام پر عمل کریں اور بدعاتؔ سے باز رہیں۔

ؔ مراد اس سے یہ ہے کہ اپنے دین اور اپنی کتابوں میں تحریف نہ کریں۔
(مرتب)

آپ نے نبوّت کے پہلے سال مخالفین کے ہاتھوں سخت اذیتیں اٹھائیں جیسے کہ ہر اُس نبی نے جس نے اپنی قوم کو حق کی دعوت دی، اپنی قوم کے ہاتھوں تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ مگر آپ کسی طور پر بددل نہیں ہوئے بلکہ آپ پہلے سے بڑھ چڑھ کر اپنی قوم کو حق کی دعوت دیتے رہے۔

تھوڑے ہی دنوں میں مسلمان تواضع، دنیا سے بے رغبتی، نیکوکاری اور قناعت وغیرہ میں اکثر عربوں سے ممتاز ہوگئے اور جب ان کے مسلمان بھائیوں پر کوئی مصیبت نازل ہوتی تو وہ اُن کی مدد کے لئے کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے تھے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کو نہایت قلیل مدّت میں غیر معمولی قوت و عظمت حاصل ہوگئی اور ان کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہونے لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غیرت مند انصار بتوں اور بتوں کے پرستاروں کو غیظ و غضب کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور انہوں نے مذہبی غیرت کے جوش کی بنا پر جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ لوگوں کو اسلام اور خدا کی وحدانیت کے اعتراف کی دعوت دیں[1] مگر یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ مسلمانوں نے مال و متاع کے حصول کے

---

[1] یہ حکمِ خداوندی تھا نہ کہ مسلمانوں کی درخواست۔ (مرتب)

لئے خونریزی کو جائز نہیں سمجھا۔ انہوں نے ہمیشہ خدا کی راہ میں جہاد کیا اور اس میں صرف خدا کی رضا اُن کے پیش نظر رہی۔

اگرچہ یہود اور نصاریٰ کو جو زہد اور رہبانیت کے لئے مشہور ہیں اسلام کا بزور شمشیر[1] پھیلایا جانا اچھا معلوم نہ ہوا مگر اس کے باوجود مسلمان ابتدائے اسلام میں دنیا سے بے رغبتی، نیک سیرتی، استقامت اور پاکیزگی میں شہرۂ آفاق تھے یہاں تک غیر مسلم لوگ بھی اُن کی خوش خلقی، نرم دلی اور تواضع کو دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔ اسلام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اُس نے یہودیوں اور مسیحیوں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے یہاں تک کہ اسلام نے اپنے پیروؤں کو اس بات کی بھی اجازت دے رکھی ہے کہ وہ مسیحی اور یہودی عورتوں سے انہیں دائرہ اسلام میں داخل کئے بغیر نکاح کر لیں۔ عقلمند لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ اسلام کی یہ بہت بھاری فیاضی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُن جلیل القدر مصلحین میں سے ہیں جنہوں نے عالم انسانیت کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔

---

[1] یہ فاضل ٹالسٹائی کی سخت غلطی ہے کہ اسلام بزورِ شمشیر پھیلایا گیا۔ اسلام تو اپنی ہمہ گیر خوبیوں کی بنا پر خود بخود دلوں میں گھر کرتا گیا۔ (مترجم)

یہ بات کچھ کم اہم نہیں ہے کہ آپؐ نے اہلِ عرب جیسی اکھڑ قوم کو نورِ حق سے منور کیا، ان میں امن قائم کیا، انہیں دنیا سے بے رغبتی کا سبق سکھلایا انہیں خونریزی سے باز رکھا۔ انسانی قربانی جیسی قبیح رسم کی بیخ کنی کی اور اُن کو ترقی اور تمدن کا راستہ بتلایا۔ یہ ایک ایسا کام ہے جس کو صرف وہی شخص انجام دے سکتا ہے جسے غیر معمولی قوت عطا کی گئی ہو۔ بلاشبہ آپؐ جیسا اولوالعزم شخص صد احترام و اکرام کے لائق ہے ——!

قرآنی تعلیمات

انتخاب آیات از فیلسوف ٹالسٹائی

آگے چل کر ٹالسٹائی کہتا ہے کہ جو شخص اسلام اور ہادیٔ اسلام (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات کا اندازہ لگانا چاہے۔ اُسے قرآن کی آیات ذیل پر غور کرنا چاہیے:۔

۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ (البقرہ: آیت ۶۲)

بے شک جو لوگ ایمان لے آئے اور جو لوگ یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صحابی (غرض) جو کوئی بھی اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لے آیا اور اُس نے عمل بھی اچھے کئے سو ان (سب)

کے لئے اُن کے پروردگار کے پاس اُن کا اجر ہے اور نہ اُن پر کسی قسم کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ کسی طرح آزردہ خاطر ہوں گے۔ (البقرہ: آیت ۶۲)

۲۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط (البقرہ: آیت ۲۸۶)

اللہ کسی کو ذمہ دار نہیں ٹھہراتا مگر اس کی بساط کے مطابق اُس کے لئے ہے جو کچھ اُس نے کمایا اور اُسی پر (وبال) ہے اُس کا جو اُس نے کمایا۔ (البقرہ: آیت ۲۸۶)

۳۔ كَمَا اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۔ (البقرہ: آیت ۱۵۱)

(مسلمانو! یہ احسان بھی اسی قسم کا ہے) جیسا ہم نے تمہارے درمیان ایک رسول تم ہی میں سے بھیجا جو تمہارے رُو برُو ہماری آیات پڑھتا ہے اور تمہاری اصلاح کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور تمہیں وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم پہلے سے نہیں جانتے تھے۔ (البقرہ، آیت ۱۵۱)

۴۔ اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ص

وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ
فِى الْاَرْضِ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ (البقرہ، آیت ۲۷)
یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے عہد کو اُسے پکا کئے پیچھے توڑ دیتے
ہیں اور جن تعلقات کو اللہ نے جوڑے رکھنے کا حکم دیا تھا
اُسے کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، تو بس یہی
لوگ (آخرکار) نقصان اٹھانے والے ہیں۔ (البقرہ: آیت ۲۷)

۵۔ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى
اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ
وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ
رَّبِّهِمْ ج لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ز صلے وَنَحْنُ لَهٗ
مُسْلِمُوْنَ ○ (البقرہ آیت ۱۳۶)

(مسلمانو!) تم (یہود و نصاریٰ سے) کہہ دو کہ ہم تو ایمان لائے
اللہ پر اور اُس پر جو ہم پر نازل ہوا (یعنی قرآن) اور جو نازل کیا گیا
ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ پر (یعنی
صحیفوں پر) (اس پر) جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیئے گئے (یعنی تورات
وانجیل پر) اور ان سب (صحیفوں) پر جو دیئے گئے نبی اپنے پروردگار
کی طرف سے۔ ہم ان پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان بھی فرق

نہیں کرتے اور ہم تو اللہ ہی کے حکم بردار ہیں (البقرہ: ۱۳۶)

۶۔ كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً قف فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ص وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ط وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ج فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ط وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (البقرہ: آیت ۲۱۲)

(شروع میں) سب لوگ ایک ہی اُمت تھے (ایک ہی دین پر تھے)۔ (پھر اس میں لگے اختلاف کرنے) تو اللہ نے نبی بھیجے جو (ایمان والوں کو خوشنودیِ خدا کی) خوش خبری دیتے اور (کافروں کو عذابِ الٰہی سے) ڈراتے تھے۔ اور ان کے ساتھ سچی کتاب بھیجی تاکہ جن باتوں میں لوگ اختلاف کریں کتابِ الٰہی ان میں ان باتوں کا فیصلہ کر دے۔ اور کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا مگر انہیں نے جنہیں وہ (کتاب) ملی تھی بعد اس کے کہ اُن کے پاس کھلی ہوئی نشانیاں پہنچ چکی تھیں اور یہ اُن کی باہمی سرکشی کے باعث ہوا۔ تو (آخرکار) وہ راہِ حق جس میں

وہ لوگ اختلاف کر رہے تھے اللہ نے اپنے فضل سے مسلمانوں
کو دکھا دی اور اللہ جسے چاہتا ہے راہِ راست دکھا دیتا ہے۔
(البقرہ: آیت ۲۱۳)

۷۔ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۖ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ
خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ
عَلِيْمٌ ۝ (البقرہ: آیت ۲۱۵)

(اے پیغمبر!) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کیا
خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ تمہیں مال سے خرچ کرنا
ہو سو وہ حق ہے والدین کا اور عزیزوں کا اور یتیموں کا اور
مسافروں کا اور تم (لوگوں کے ساتھ) کوئی سی بھی بھلائی کرو گے
تو اللہ کو اس کا پورا پورا علم ہے۔ (البقرہ: آیت ۲۱۵)

۸۔ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ
كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا
(البقرہ: آیت ۲۱۹)

(اے پیغمبر!) لوگ آپ سے شراب اور قمار کی بابت دریافت
کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور

لوگوں کے لیے کچھ (قدرِ قلیل) فائدے بھی ہیں۔ مگر ان کا گناہ ان کے فائدوں سے کہیں بڑھا ہوا ہے۔ (البقرہ: آیت ۲۱۹)

۹- اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ (البقرہ: آیت ۲۷۴)

جو لوگ اپنا مال رات اور دن (اور) پوشیدہ اور آشکارا (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں سو اُن لوگوں کے لیے اُن کا اجر اُن کے پروردگار کے پاس ہے۔ نہ اُن پر کسی قسم کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ کسی طرح آزردہ خاطر ہوں گے۔ (البقرہ: آیت ۲۷۴)

۱۰- وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ: آیت ۴۲)

اور حق کو ناحق (باطل) کے ساتھ خلط ملط مت کرو اور حق کو مت چھپاؤ اس صورت میں کہ تمہیں اس کا علم ہو۔ (البقرہ: آیت ۴۲)

۱۱- وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ۔ (البقرہ: آیت ۴۳)

اور نماز قائم کیا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور جو لوگ نمازیں ہمارے حضور جھکا کرتے ہیں تم بھی اُن کے ساتھ جھکا کرو۔ (البقرہ: آیت ۴۳)

۱۲۔ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتٰبَ ط أَفَلَا تَعْقِلُونَ ٥ (الْبَقَرَة: آیت ۴۴)

کیا تم دوسروں کو تو نیکی کرنے کا حکم دیتے ہو اور اپنی خبر نہیں لیتے (اپنے کو بھول جاتے ہو) حالانکہ تم کتاب الٰہی پڑھتے رہتے ہو۔ سو کیا تم اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتے؟ (البقرہ، آیت ۴۴)

۱۳۔ إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ وقف وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ٥ (آلِ عمران، آیت ۱۹)

یقیناً دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے اور جو اختلاف کیا اس میں اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) نے سو وہ آپس کی ضد سے اور صحیح علم پہنچ چکنے کے بعد کیا۔ اور جو اللہ کی

آیات کا انکار کرے تو اللہ (اس سے) جلد حساب لینے والا ہے۔ (آل عمران: آیت ۱۹)

۱۴۔ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۞

(آلِ عمران: آیت ۲۰)

پس (اے پیغمبرؐ) اگر یہ لوگ آپ سے حجت کریں تو آپ ان سے کہہ دیجیے کہ میں تو اپنا رُخ اللہ کی طرف کر چکا اور (وہ بھی) جنہوں نے میری پیروی کی۔ اور آپ اہل کتاب اور عرب کے جاہلوں سے دریافت کیجیے کہ تم بھی اسلام لے آئے (یا نہیں)؟ سو اگر وہ اسلام لے آئے تو بے شک وہ راہِ ہدایت پر آ گئے اور اگر انہوں نے منہ موڑ لیا تو آپ کے ذمے تو صرف (حکم الٰہی کا) پہنچا دینا ہی ہے اور بس۔ اور اللہ بندوں کے حال کو خوب دیکھ رہا ہے۔

(آلِ عمران: آیت ۲۰)

۱۵۔ لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ

يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ٥
(اٰلِ عِمران : آیت ۱۱۳)

ان سب کا حال یکساں نہیں ہے۔ اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو راتوں کو نماز میں کھڑے رہ کر آیاتِ الٰہی پڑھتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔ (آلِ عمران : آیت ۱۱۳)

۱۶۔ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ط وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ٥ (اٰلِ عِمران : آیت ۱۱۴)

یہ لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نیک کاموں کی طرف دوڑتے ہیں۔ یہی لوگ نیک بندوں (کے زمرے) میں داخل ہیں۔ (آلِ عمران : آیت ۱۱۴)

۱۷۔ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ٥ (اٰلِ عِمران : آیت ۱۱۵)

اور یہ لوگ جو بھی نیک کام کریں گے۔ اُس (کے اجر) سے ہرگز محروم نہ کئے جائیں گے اور اللہ پرہیزگاروں کے حال سے خوب واقف ہے۔ (آلِ عمران : آیت ۱۱۵)

۱۸۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝ (اٰلِ عِمْرٰن: آیت ۱۳۰)

اے ایمان والو! سُود کئی گنا بڑھا کر (سُود در سُود) نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم (آخرت میں) فلاح پا جاؤ۔ (آل عمران: آیت ۱۳۰)

۱۹۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ۔ (النِّسَآء: آیت ۴۳)

اے ایمان والو! نماز کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اس حال میں کہ تم نشے میں ہو۔ یہاں تک کہ (نشہ اتر جائے اور) جو کچھ تم منہ سے کہتے ہو اُسے سمجھنے بھی لگو۔ (النساء: آیت ۴۳)

۲۰۔ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ (النِّسَآء: آیت ۱)

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرتے رہا کرو جس نے تم (سب) کو تنِ واحد (یعنی آدم) سے پیدا کیا (اور یہ اس طرح پر کہ پہلے) اس (تنِ واحد) سے اس کی بی بی (حوّا) کو پیدا کیا

اور پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیئے۔ (النساء: آیت ۱)

۲۱۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ (الرحمٰن: آیت ۲۶، ۲۷)

(اے پیغمبر!) زمین پر کی ہر چیز فنا ہو جانے والی ہے اور صرف آپ کے پروردگار کی ذات جو عظمت و احسان کی مالک ہے، باقی رہ جائے گی۔ (الرحمٰن: آیات ۲۶، ۲۷)

۲۲۔ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (التوبہ: آیت ۶۰)

بے شک خیرات کا مال تو بس فقیروں، مسکینوں اور کارکنوں کا حق ہے جو اس پر مقرر ہیں نیز ان کا جن کی دلجوئی منظور ہے اور گردنوں کے چھڑانے میں صرف کرنے کے لئے (غلاموں کے آزاد کرنے کے لئے)، اور قرض داروں کا قرضہ ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کی امداد میں۔ یہ سب اللہ کی طرف سے ٹھہرائے ہوئے حقوق ہیں اور اللہ بڑا علم والا اور

بڑا حکمت والا ہے (التوبہ: آیت ۶۰)

۲۳- فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ (التوبہ، آیت ۱۲۹)

اس پر بھی یہ لوگ سرتابی کریں تو (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے کہ میرے لئے تو اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اُسی پر بھروسا کر رکھا ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ (التوبہ: آیت ۱۲۹)

۲۴- قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۚ (بنی اسرائیل: آیت ۱۱۰)

(اے پیغمبر!) آپ کہئے اللہ (کہہ کر) پکارو یا رحمٰن (کہہ کر) پکارو۔ جس نام سے بھی پکارو تو اُس کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں۔ (بنی اسرائیل: آیت ۱۱۰)

۲۵- لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ (الانبیاء: آیت ۲۲)

اگر ان دونوں (زمین و آسمان) میں اللہ کے علاوہ اور معبود ہوتے تو یہ دونوں درہم برہم ہو گئے ہوتے، سو اللہ

مالکِ عرش پاک ہے اُن باتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔
(الانبیاء: آیت ۲۲)

۲۶- لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ (المائدہ: آیت ۷۰)

(اے پیغمبر!) آپ لوگوں میں اہل ایمان کے ساتھ سب سے بڑھ کر دشمنی رکھنے والے یہود اور مشرکین ہی کو پائیں گے۔ اور آپ اہل ایمان کے ساتھ دوستی میں سب سے زیادہ قریب انہیں پائیں گے جو اپنے کو نصاریٰ کہتے ہیں۔۔۔ یہ (مسلمانوں کی طرف نصاریٰ کا میلان) اس سبب سے ہے کہ ان میں علماء اور مشائخ ہیں اور نیز اس لیے کہ یہ تکبر نہیں کرتے۔ (المائدہ: آیت ۷۰)

۲۷- وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰٓی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ (المائدہ: آیت ۷۱)

اور جب وہ اس کلام (یعنی قرآن) کو سنتے ہیں جو پیغمبر پر اُتارا گیا ہے تو (اے مخاطب!) تو اُن کی آنکھوں کو دیکھتا ہے کہ اُن سے آنسو جاری ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے، سو تو ہم کو بھی اس دین کی تصدیق کرنے والوں کے زمرے میں لکھ لے۔ (المائدہ: آیت ۸۳)

۲۸۔ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ط (الانعام: آیت ۱۴)

(اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے کہ کیا میں اللہ کے سوا جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ سب کو کھلاتا ہے اور خود اس کو کھلایا نہیں جاتا کسی اور کو اپنا کارساز ٹھہراؤں؟ (الانعام آیت ۱۴)

۲۹۔ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ط وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْئَلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ه (محمد: آیت ۳۶)

یہ دنیوی زندگی تو محض ایک کھیل تماشا ہے اور اگر تم ایمان لاؤ و تقویٰ اختیار کرو تو (اللہ) تمہارے اجر تم کو عطا کرے گا

اور تم سے تمہارے مال (اپنے نفع کے لئے) طلب نہیں کرے گا۔ (محمد: آیت ۳۶)

۳۰- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○ (التحریم: آیت ۶)

اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ اُس پر تند خو اور بڑے مضبوط فرشتے (مقرر) ہیں۔ وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں بھی جو وہ حکم دیتا ہے انہیں اور انہیں جو بھی حکم دیا جاتا ہے بے کم و کاست اُس کی تعمیل کرتے ہیں۔ (التحریم: آیت ۶)

۳۱- وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ○ (بنی اسرائیل: آیت ۲۶)

اور (اے مخاطب!) تو قرابت دار کو اُس کا حق ادا کر اور مسکین اور مسافر کو بھی مگر مال کو بے موقع اور بے محل نہ اڑاؤ۔ (بنی اسرائیل: آیت ۲۶)

۳۲۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ط وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا ہ (بنی اسرآئیل: آیت ۲۷)

اس میں کوئی کلام نہیں کہ فضولیات میں مال کو اڑا دینے والے شیطانوں کے بھائی بند ہوتے ہیں اور شیطان تو اپنے پروردگار کا نہایت ہی ناشکرا ہے۔ (بنی اسرائیل: آیت ۲۷)

۳۳۔ وَلَا تَجْعَلْ یَدَکَ مَغْلُوْلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ وَلَا تَبْسُطْھَا کُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ہ (بنی اسرآئیل: آیت ۲۹)

اور اپنا ہاتھ نہ تو اتنا سکیڑ کہ گویا گردن سے بندھا ہے اور نہ اس کو بالکل پھیلا ہی دے ورنہ تو ایسا بیٹھ رہے گا کہ لوگ تم پر ملامت کریں گے یا تو پھر بالکل ہی تہی دست ہو جائے گا۔ (بنی اسرائیل: آیت ۲۹)

۳۴۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ط ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ہ

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ

مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۚ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ (النور: آیات ۳۰، ۳۱)

(اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے ایمان والوں سے کہ اپنی نظریں نیچی کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ اُن کے حق میں زیادہ صفائی کی بات ہے۔ بے شک اللہ کو سب کچھ خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں۔

اور آپ کہہ دیجئے ایمان والیوں سے کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں اور اپنی زینت (کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ مگر ہاں جو اُن میں سے بچار و ناچار کھلا رہتا ہے (تو اس کے ظاہر ہو جانے

میں کوئی مضائقہ نہیں) اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر
ڈالے رکھا کریں اور اپنی زینت (کے مقامات) کو (کسی
پر) ظاہر نہ ہونے دیں مگر اپنے شوہر پر اور اپنے باپ پر
اور اپنے شوہر کے باپ پر اور اپنے بیٹوں پر اور اپنے
شوہر کے بیٹوں پر (جو دوسری بیویوں سے ہوں) اور اپنے
بھائیوں پر اور اپنے بھائیوں کے لڑکوں پر یا اپنی بہنوں
کے لڑکوں پر اور اپنی (میل جول کی) عورتوں پر اور اپنی باندیوں
اور غلاموں پر اور ایسے خدمت گاروں پر جو مرد تو ہوں مگر
عورتوں سے کچھ غرض مطلب نہ رکھتے ہوں (جیسے خواجہ سرا
یا بڈھے پھوس) اور ان لڑکوں پر جو ابھی عورتوں کی پردے
کی بات سے واقف نہ ہوں (اور عورتیں چلتے میں) ایسے
زور سے پیر نہ رکھیں کہ اُن کا مخفی راز ظاہر ہو جائے اور
تم (سب) اے ایمان والو! اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ
تم فلاح پاؤ۔ (النور: آیات ۳۰، ۳۱)

۳۵۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ
كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ
اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ

شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا
يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ط يَهْدِي
اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ
لِلنَّاسِ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ (النور: آیت ۳۵)

اللہ ہی کے نور سے آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہے اور طاق میں ایک چراغ ہے۔ چراغ شیشے کی قندیل میں ہے۔ قندیل (اس قدر شفاف ہے کہ) گویا ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے۔ وہ چراغ زیتون کے ایک مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ پورب کے رُخ واقع ہے اور نہ پچھم کے رُخ (اس کا تیل (اس قدر صاف ہے کہ) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ سے آپ جل اٹھے گا۔ اگرچہ آگ اُسے نہ بھی چھوئے نور ہی نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے اور اللہ لوگوں (کے سمجھنے) کے لئے یہ مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز کے حال سے خوب واقف ہے۔
(النور: آیت ۳۵)

احادیث کے جواہر پارے

(انتخاب از فیلسوف ٹالسٹائی)

حضرت عبداللہ سہروردی کی جمع کردہ احادیث نبوی میں سے فیلسوف ٹالسٹائی نے ذیل کی احادیث اپنے رسالے میں جمع کی ہیں اور ان کی نسبت یہ لکھا ہے کہ "یہ احادیث دوسرے مذاہب کے مخالف نہیں ہیں۔ نیز ان سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بہت سی باتیں معلوم ہوتی ہیں"۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ۔

اے اللہ! مجھے اپنی اور اس شخص کی محبت نصیب کر جس کی محبت مجھے تیرے نزدیک نفع دے۔

۲۔ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا۔ — سچ کہو اگرچہ کڑوا ہی ہو۔

۳۔ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهُ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهُ ظَالِمًا فَقَالَ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَذَالِكَ نَصْرُهُ اِيَّاهُ۔

اپنے بھائی کی مدد کر خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا "یا رسول اللہؐ! میں اپنے مظلوم بھائی کی مدد تو کر سکتا ہوں مگر ظالم کی مدد کیوں کر کروں؟" آپؐ نے فرمایا: "اُسے ظلم سے باز رکھو، پس یہ اُس کی خاص مدد ہے۔"

۴۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّ تَوَفَّنِيْ مِسْكِيْنًا وَّ احْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ۔

اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی ہی کی حالت میں مجھے موت دے اور قیامت کے دن مجھے مساکین کے زمرہ ہی میں اٹھا۔

۵۔ لَا يُكْمِلُ اِيْمَانُ الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

کسی شخص کا ایمان اُس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

٦ - مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَزِيدُ
وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا أَوْ
أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا
وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ
أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ
الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا
مَغْفِرَةً -

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ، جس شخص نے ایک نیکی کی اُس کو
اُس جیسی دس یا دس سے بھی زیادہ نیکیاں ملیں گی اور جس نے
ایک بُرائی کی تو بُرائی کا بدلہ اُس جیسی ایک بُرائی ہے یا پھر
میں اُسے بخش دوں ۔ اور جو شخص مجھ سے ایک بالشت بھر
قریب ہوا میں اُس سے گز بھر قریب ہوں گا اور جو مجھ سے
گز بھر قریب ہوا میں اُس سے دونوں ہاتھ پھیلانے کی
مقدار قریب ہوں گا اور جو میرے پاس چل کر آیا میں اُس
کے پاس دوڑ کر جاؤں گا اور جو شخص مجھ سے زمین بھر گناہ
لے کر ملا مگر اُس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا
تو میں اُس سے اسی قدر بخشش کے ساتھ ملوں گا ۔

۷۔ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَالنَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔

بہشت تکلیفوں سے حاصل ہوتی ہے اور دوزخ (بے جا) خواہشات نفسانیہ سے۔

۸۔ اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَیِّنٌ۔ حلال اور حرام (دونوں) واضح اور ظاہر ہیں۔

۹۔ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ۔

تم زمین والوں پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔[1]

۱۰۔ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ اَنْ تُطْعِمَ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام میں کون سا کام اچھا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تو (مسکین کو) کھانا کھلائے اور سلام کرے جسے تو جانتا ہے اور اُسے بھی جسے تو نہیں جانتا۔

۱۱۔ لَا تُمِيْتُوا الْقُلُوْبَ بِكَثْرَةِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ۔

---

[1] کرو مہربانی تم اہل زمیں پر — خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

اپنے دلوں کو زیادہ کھا پی کر مُردہ نہ بناؤ۔

۱۲۔ كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا فَاَرَدْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ فَعَرَفُوْنِیْ۔

(اللہ عزّوجل نے فرمایا ہے) میں ایک مخفی خزانہ تھا۔ میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں۔ پس میں نے مخلوقات کو پیدا کیا تو انہوں نے مجھے پہچان لیا۔

۱۳۔ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَحِفْظُ اللِّسَانِ۔

بہترین بھلائی باہمی صلح کرانا اور زبان کو بدگوئی سے، محفوظ رکھنا۔

۱۴۔ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ۔

(جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسے عمل کا پتہ نہ دوں جو درجے کے اعتبار سے روزے، نماز اور خیرات سے بھی افضل ہو؟" عرض کیا: "کیوں نہیں یا رسول اللہ" آپ نے فرمایا: "وہ یہ ہے کہ محض اللہ کے

لئے دو شخصوں میں صلح کرانا۔"

۱۵۔ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ اسْتَعْطَرَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ فَمَرَّتْ بِقَوْمٍ لِیَجِدُوْا رِیْحَهَا فَهِیَ زَانِیَۃٌ وَکُلُّ عَیْنٍ زَانِیَۃٌ۔

جو عورت عطر لگا کر گھر سے نکلی۔ پھر اس غرض سے لوگوں کے پاس سے گزری کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں وہ زانیہ ہے اور جنہوں نے اُسے دیکھا اُن میں سے ہر ایک کی آنکھ زانیہ ہے۔

۱۶۔ اَلْجَلِیْسُ الصَّالِحُ خَیْرٌ مِّنَ الْوَحْدَۃِ وَالْوَحْدَۃُ خَیْرٌ مِّنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ وَاِمْلَاءُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِّنَ السُّکُوْتِ وَالسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ۔

نیکوکار ہم نشین کی صحبت تنہائی سے بہتر ہے اور تنہائی بدکار ہم نشین کی صحبت سے بہتر ہے اور نیک گفتگو خاموشی سے بہتر ہے اور خاموشی بُری گفتگو سے بہتر ہے

۱۷۔ زِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ وَزِنَا النَّفْسِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَتَمَنّٰی وَتَشْتَهِیْ۔

آنکھ کا زِنا (بُری) نظر ہے اور نفس کا زِنا (بُری) گفتار اور نفس ہی (بُری) آرزو اور (بُری) خواہش کرتا ہے۔

۱۸۔ مَنْ کَظَمَ غَیْظًا وَّهُوَ یَقْدِرُ عَلٰی اِنْفَاذِهٖ مَلَاَ اللّٰهُ

قَلْبَهُ اَمْنًا وَّاِيْمَانًا۔

جس شخص نے غصّہ کو روکا حالانکہ وہ اُس کو نافذ کرنے پر قادر تھا اللہ تعالیٰ نے اُس کے دل کو امن (آرام) اور ایمان سے بھر دیا۔

١٩- اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

بہترین جہاد اُس شخص کا ہے جس نے خدا کی ذات کی معرفت میں کوشش کی۔

٢٠- اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا دَخَلَ فِیْ صَلٰوتِهٖ اَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ۔

آدمی جب نماز شروع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کا اپنی ذاتِ گرامی سے استقبال کرتا ہے۔

٢١- اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يُحِبُّ اَنْ يَّرٰی عَبْدَهٗ سَاعِيًا فِیْ طَلَبِ الْحَلَالِ۔

اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے بندے کو حلال (رزق) کی طلب میں کوشش کرتے دیکھے۔

٢٢- اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَاِضَاعَتُهٗ اَنْ تُحَدِّثَ

بِهٖ غَیْرَ اَھْلِہٖ۔

علم کی آفت نسیان (بھول جانا) ہے اور ایسے شخص کو تعلیم دینا جو اس کا اہل نہ ہو علم کو ضائع کرنا ہے۔

۲۳۔ اٰفَۃُ الدِّیْنِ ثَلٰثَۃٌ فَقِیْہٌ فَاجِرٌ وَّ اِمَامٌ جَائِرٌ وَّ مُجْتَھِدٌ جَاھِلٌ۔

دین کے لئے تین آفتیں ہیں ۱۔ فاسق فقیہ ۲۔ ظالم امام اور ۳۔ جاہل مجتہد۔

۲۴۔ اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَّخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا اَلْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ

دنیا کی چیزیں صرف مال و متاع ہیں اور دنیا کی اچھی متاع نیک عورت ہے۔

۲۵۔ اَلْکِذْبُ مُجَانِبٌ لِلْاِیْمَانِ۔ جھوٹ ایمان کو دور کرنے والا ہے

۲۶۔ لَا عِبَادَۃَ کَالتَّفَکُّرِ۔ غور و فکر جیسی کوئی عبادت نہیں۔

۲۷۔ حُبُّکَ لِلشَّیْءِ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ۔ کسی چیز کے لئے تیری محبت (تجھے) اندھا اور بہرا کر دیتی ہے

۲۸۔ مَنْ یَّصْبِرْ عَلَی الرَّزِیَّۃِ یُعَوِّضْہُ اللہُ۔

جو شخص مصیبت پر صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اچھا بدلہ دیتا ہے۔

٢٩- أَفْضَلُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْئٍ مَا خَلَا اللّٰهِ بَاطِلٌ۔

شاعروں نے جو شعر کہے ہیں اُن میں سب سے افضل لبید کا وہ شعر ہے جس کا ایک مصرع یہ ہے۔ اَلَا کُلُّ شَيْئٍ . . . یعنی بجز اللہ کے ہر چیز فانی ہے۔

٣٠- اِنَّ اَوَّلَ خَلْقٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْعَقْلُ فَقَالَ لَهُ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ فَقَالَ وَ عِزَّتِي وَجَلَالِي مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْكَ بِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِي وَبِكَ اُثِيبُ وَبِكَ اُعَاقِبُ۔

سب سے پہلے جو چیز اللہ عزوجل نے پیدا کی وہ عقل ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے اُسے پیدا کرنے کے بعد) فرمایا اُس سے "آگے آ" تو وہ آگے آئی۔ پھر اُس سے فرمایا "پیچھے ہٹ" تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر فرمایا "مجھے اپنے غلبہ اور بزرگی کی قسم ہے میں نے تجھ سے زیادہ کوئی پیاری چیز پیدا نہیں کی میں تیرے ہی سبب پکڑوں گا اور تیرے ہی سبب عطا کروں گا اور تیرے ہی سبب (لوگوں کو) ثواب دوں گا اور تیرے ہی سبب (انہیں) عذاب دوں گا۔

۴۱- اِرْضَ بِمَا قَسَمَهُ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ۔
تو راضی ہو جا اس پر جو اللہ نے تیرے لیئے مقدر کر دیا (اگر تو ایسا کرے گا تو) تو سب لوگوں سے بڑھ کر غنی ہو جائے گا۔

۴۲- اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ۔
اگر تم میں کا کوئی شخص ایسے شخص کو دیکھے جسے مال کے معاملے میں اس پر فضیلت دی گئی ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنے سے کم تر درجے کے آدمی (کی حالت) کو دیکھے۔

۴۳- دَخَلَ عُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى حَصِيْرٍ قَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ فِرَاشًا فَقَالَ مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا مَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ سَارَ فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ فَاسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا۔
ایک روز حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ اس وقت ٹاٹ پر لیٹے ہوئے

تھے اور ٹاٹ کے نشان آپ کے پہلو میں لگے ہوئے تھے۔
اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا "اے نبی اللہ! اگر آپؐ ایک
بستر بنا لیں" (تو اچھا ہو)۔ آپؐ نے فرمایا: "مجھے (دنیا سے
اور دنیا کو (مجھ سے) کیا غرض؟ میری اور دنیا کی مثال اس
سوار جیسی ہے جس نے گرمی کے دن میں سفر کیا۔ پھر کچھ دیر
کے لئے کسی درخت کے نیچے (سایہ میں) بیٹھا اور کسی قدر
آرام کر کے اسے چھوڑ کر چل دیا۔

۴۳۔ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا
مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ
وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ
عَلَى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ پائی جائیں اللہ تعالیٰ
اسے شاکروں اور صابروں کے زمرے میں لکھ دیتا ہے۔
اوّل یہ کہ جو کسی ایسے شخص کو دیکھے جو دین (کی کسی بات) میں
اُس سے فوقیت رکھتا ہے تو اسی کی تقلید کرے۔ دوم یہ
کہ کسی ایسے شخص کو دیکھے جو دنیا کے معاملے میں اُس سے
کم تر ہو تو اس پر اللہ کی تعریف کرے (اس کا شکر ادا کرے)

کہ اللہ نے اُسے اس پر فضیلت دے رکھی ہے۔

۳۵۔ مَنْ ظَلَمَ اَجِيْرًا اَجْرَهُ اَحْبَطَ اللّٰهُ عَمَلَهُ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ رِيْحَ الْجَنَّةِ۔

جو شخص کسی مزدور پر اُس کی مزدوری کے معاملے میں ظلم کرے (اُس کی سزا یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ اُس کے اعمال (نیکیاں) ضائع کر دیتا ہے اور اُس پر جنّت کی خوشبو حرام کر دیتا ہے۔

۳۶۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اِغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ وَفَرِّجْ لِيْ هَمِّيْ بِرَحْمَتِكَ۔

(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّت کے ہر فرد کو اس دُعا کی تلقین فرمائی ہے) "اے زندہ رہنے والے! اے کارخانہ عالم کو سنبھالنے والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیری رحمت کے ساتھ فریاد کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش دے اور میری حالت ٹھیک کر دے اور اپنے فضل سے میرا غم دُور فرما دے۔"

۳۷۔ اِغْفِرْلِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِيْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ۔ اَللّٰهُمَّ احْرِسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَ

اُكْنُفْنِي بِرُكْنِكَ الَّذِي لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِي بِقُدْرَتِكَ

عَلَيَّ فَلَا أُهْلَكُ وَأَنْتَ رَجَائِي فَكَمْ مِنْ نِعْمَةٍ

أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا شُكْرِي وَكَمْ مِنْ

بَلِيَّةٍ ابْتَلَيْتَنِي بِهَا قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا صَبْرِي يَا

ذَا الْمَعْرُوفِ الَّذِي لَا يَنْقَضِي أَبَدًا وَيَا ذَا النَّعْمَاءِ

الَّتِي لَا تُحْصَى عَدَدًا نَجِّنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ وَأَعِنِّي مِمَّا

أَنَا عَلَيْهِ مِمَّا قَدْ نَزَلَ بِي بِجَاهِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ

(حضورؐ نے ایک اور دعا تلقین فرمائی ہے "اے میرے پروردگار میرے گناہ بخش دے۔ کیونکہ پروردگار بزرگ و برتر کے سوا دوسروں کے، بڑے بڑے گناہوں کو اور کوئی نہیں بخش سکتا۔ اے اللہ! اپنی اُس آنکھ سے جو کبھی سوتی ہی نہیں، میری حفاظت فرما اور تجھ کو مجھ پر جو قدرت حاصل ہے اُس کے ساتھ مجھ پر رحم فرما۔ اور جب تو میری امید ہے (تیرے فضل پر مجھے بھروسا ہے)، تو میں ہلاک نہیں ہوں گا۔ تو نے مجھے کتنی نعمتوں سے نوازا ہے جن کا شکر مجھ سے کم ہو سکا ہے۔ تو نے مجھے کتنی مصیبتوں میں مبتلا کیا ہے جن پر مجھ سے کم صبر ہو سکا ہے۔ اے نیکیوں کے مالک جس کی نیکیاں کبھی ختم نہیں

ہوسکتیں۔ اور بے حد و حساب نعمتیں دینے والے! نجات دے مجھے اس حالت سے جس میں میں ہوں اور امداد فرما میری اس مصیبت میں جس میں کہ مبتلا ہوں (اور اس سے) جو مجھ پر نازل ہوئی اپنی مبارک ذات کے طفیل میں۔

۳۸۔ عِلْمٌ لَا يَنْفَعُ كَكَنْزٍ لَا يُنْفَقُ۔ جو علم نفع نہ دے وہ اس خزانے کے مانند ہے جس سے کچھ خرچ نہ کیا جائے۔

۳۹۔ لَيْسَ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِ التَّمَلُّقُ وَلَا الْحَسَدُ اِلَّا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ۔

چاپلوسی اور حسد مومن کے اخلاق نہیں ہیں البتہ اگر علم کی طلب میں چاپلوسی اور حسد سے کام لیا جائے تو مضائقہ نہیں۔

۴۰۔ تَعَالَوْا بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْنَ بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔

(اے مومنو!) آؤ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے

ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے اور نہ چوری کرو گے اور نہ زنا کرو گے اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے اور کسی پر بُہتان (جھوٹ موٹ کا الزام) نہ باندھو گے اور نیکی کے کاموں میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔ تم میں سے جس کسی نے اس عہد کو پورا کیا تو اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمّے ہے۔

۴۱۔ سَيَأْتِي زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَ لَا مِنَ الدِّيْنِ إِلَّا رَسْمُهُ تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ مِنْ قُلُوْبِهِمْ وَ تَقِلُّ مَكَاسِبُ الْحَلَالِ وَ يَكْثُرُ الْحَرَامُ

عنقریب ایک زمانہ آئے گا جب کہ اسلام کا فقط نام رہ جائے گا اور دین بھی بطورِ رسم ہی رائج ہوگا۔ لوگوں کے دلوں سے رحم اٹھا لیا جائے گا اور رزقِ حلال کمانے کے طور طریق کم ہو جائیں گے اور حرام کی کثرت ہوگی۔

۴۲ زَيَّنَ اللّٰهُ السَّمَآءَ بِثَلٰثٍ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَ الْكَوَاكِبِ وَ زَيَّنَ الْأَرْضَ بِثَلٰثٍ بِالْعُلَمَآءِ وَ الْمَطَرِ وَ سُلْطَانٍ عَادِلٍ۔

اللہ تعالیٰ نے آسمان کو تین چیزوں سے زینت بخشی ہے سورج سے اور چاند سے اور ستاروں سے اور زمین

کو بھی تین ہی چیزوں سے مزین فرمایا ہے: علماء سے اور بارش سے اور عدل و انصاف والے بادشاہ سے۔

۴۳۔ اَلْعِلْمُ اِمَامٌ وَالْعَمَلُ تَابِعَۃٌ یُلْہِمُہُ السُّعَدَاءَ وَیُحْرَمُہُ الْاَشْقِیَاءَ۔

علم امام ہے اور عمل اس کا تابع۔ یہ نیک بختوں کو الہام کیا جاتا ہے اور بدبخت اس سے محروم رکھے جاتے ہیں۔

۴۴۔ اَلْعَالِمُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الدُّنْیَا کَالْمِصْبَاحِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتٍ مُظْلِمٍ۔

عالم جب دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے تو اس کی مثال اُس چراغ کی سی ہے جو تاریک گھر سے باہر نکالا جائے۔

۴۵۔ وَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَھْلِہٖ کَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرِ الْجَوْھَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّھَبَ۔

کسی نااہل کو تعلیم دینے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی خنزیروں کے گلے میں جواہر، موتیوں اور سونے کے ہار پہنا دے۔

۴۶۔ اِعْمَلْ لِدُنْیَاکَ کَاَنَّکَ تَعِیْشُ اَبَدًا وَاعْمَلْ لِاٰخِرَتِکَ کَاَنَّکَ تَمُوْتُ غَدًا۔

دنیا کے کام اس طرح کر گویا تو ہمیشہ زندہ رہے گا اور آخرت
کے کام اس طرح کر گویا کل ہی مر جائے گا یعنی آخرت کے
کاموں کو دنیا کے کاموں پر مقدم سمجھ۔

۴۷۔ مَنْ كَذَبَ فَجَرَ وَمَنْ فَجَرَ كَفَرَ وَمَنْ كَفَرَ دَخَلَ
النَّارَ۔

جس نے جھوٹ بولا اس نے گناہ کیا اور جس نے گناہ کیا
وہ کافر ہوا اور جو کافر ہوا وہ (دوزخ کی) آگ میں داخل ہوا۔

۴۸۔ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ
اللّٰهُ۔

جو شخص لوگوں سے مال حاصل کر کے اُسے تلف کرنا چاہے
اللہ تعالیٰ (خود) اُسے تلف کر دیتا ہے۔

۴۹۔ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ يَعْمَلْ بِيَدِهٖ
فَيَنْتَفِعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ يُعِيْنُ
ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا لَهٗ صَدَقَةٌ

ہر مسلمان کے ذمے صدقہ واجب ہے تو جس کے پاس صدقہ
(دینے کے لئے) مال نہ ہو تو اُسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ

سے کما کر خود بھی کھائے اور صدقہ بھی کرے اور اگر یہ بھی نہ
کر سکے تو کسی مصیبت زدہ حاجت مند کی مدد کرے اور اگر
یہ بھی نہ کر سکے تو نیکی کے کام کرے اور شر سے باز رہے
پس یہی عمل اس کے لئے بطور صدقہ ہے۔

۵۰۔ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ
مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ۔
قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ
تَعُدْهُ اَمَا اِنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ۔
يَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ۔
قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ
فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ
ذٰلِكَ عِنْدِيْ۔
يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ۔
قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا

عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَالِكَ عِنْدِيْ

قیامت کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا "اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو تُو نے میری عیادت نہ کی۔"

وہ کہے گا "میرے پروردگار! میں تجھے کس طرح پوچھتا جب کہ تو تمام جہان کا پالنے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ فرمائے گا "کیا تجھے یہ یاد نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی عیادت نہ کی؟ اگر تو اُس کی عیادت کرتا تو تُو مجھے اُس کے پاس پاتا۔"

(پھر فرمائے گا:) "اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو تُو نے مجھے کھانا نہ دیا۔"

وہ کہے گا "میرے پروردگار! میں تجھے کھانا کس طرح دیتا جب کہ تُو تو تمام جہان کا روزی رساں ہے۔"

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "کیا تجھ کو یاد نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اُسے کھانا نہیں دیا تھا؟ کیا تجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اُسے کھانا کھلاتا تو تو آج اس کا عوض مجھ سے پاتا؟"

(پھر فرمائے گا "اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی

مانگا تو تُو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔"

وہ کہے گا: "میرے پروردگار! میں تجھے پانی کس طرح پلاتا جب کہ تو تمام جہان کا پروردگار ہے؟"

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو تُو نے اُسے پانی نہیں پلایا تھا۔ تجھے خبر نہیں تھی کہ اگر تو اُسے پانی پلاتا تو تو آج اُس کا عوض مجھ سے پاتا؟"

طلاق اور پردہ

کے بارے میں فیلسوف ٹالسٹائی کے خیالات

فیلسوف ٹالسٹائی طلاق اور پردے کے بارے میں کہتے ہیں کہ طلاق جس کی وجہ پر آج کل عام اہل یورپ غور و فکر کر رہے ہیں اس کا اصل سبب وہ تمدن ہے جس سے انسان نے حماقت اور بے وقوفی کے سوا اور کچھ حاصل نہیں کیا۔ طلاق کے روز بروز ترقی پکڑنے کا یہی سبب ہے۔ یورپ میں عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ عورت کو مرد سے نکاح کئے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گزرتا ہے کہ عورت مرد سے کہہ دیتی ہے کہ میں تمہیں چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔ پہلے یہ بات شہروں کے اعلیٰ گھروں تک محدود تھی مگر اب تو زمینداروں کی جھونپڑیوں میں بھی ایسا ہی ہونے لگا ہے۔ چنانچہ زمیندار کی عورت ادنیٰ سی بات پر اپنے خاوند سے یہ بات

کہہ دیتی ہے کہ:

"اپنے پار چات سنبھال لو۔ میں تمہیں چھوڑ کر اپنے دوست یوسف کے ساتھ جاتی ہوں جو تم سے زیادہ خوبصورت ہے۔"

یہ کیوں ـــ؟

اس لئے کہ عورتوں نے حیا کا جامہ اتار کر بے حیائی کا لباس پہن لیا ہے اور ان کے دلوں سے شوہروں کی وقعت و عظمت نکل گئی ہے۔ حالاں کہ ان کا فرض ہے کہ مرتے دم تک اپنے خاوندوں کی مطیع اور فرماں بردار رہیں۔

مرد کے لئے ضروری ہے کہ کمائے اور عورت کا فرض ہے کہ گھر سے باہر نہ نکلے کیونکہ وہ عورت ہے یا دوسرے لفظوں میں وہ ایک ایسا برتن ہے جو ذرا سی ٹھوکر سے ٹوٹ جانے والا ہے۔

یہ بات مرد کے فرائض میں داخل ہے کہ وہ عورت سے اچھا سلوک کرے اور اس کی باگ ڈھیلی نہ چھوڑے بلکہ اس کو گھر میں بند رکھے کیوں کہ گھر ہی عورت کی آزادی کے لئے کافی ہے۔

مسلمانوں کا ایک فرض

غیر مسلموں میں دینِ اسلام کی تبلیغ کرنا ہے

اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت قائم رہے جو نیک کاموں کی طرف بلاتی رہے اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے اور بُرائی سے منع کرتی رہے اور وہی لوگ مراد کو پہنچیں گے۔

(اے نبی) پہنچا (لوگوں کو) جو آپ پر آپ کے ربّ کی جانب سے نازل کیا گیا ہے۔ اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آپ نے اللہ تعالےٰ کا ایک پیغام بھی نہیں پہنچایا۔

اگر آپ کو

اپنے دین کی ترویج کا شوق ہے تو اسلامی مشن کی طرف رجوع کریں۔

اور اس کے ممبر بنیں

ناظم اسلامی مشن سنت نگر لاہور

ناشر :۔ سیّد اختر احسن
اسلامی مشن ، سنت نگر۔ لاہور

طابع :۔ اشرف پریس۔ لاہور

باراوّل : ستمبر ۱۹۷۰ء
تعداد اشاعت : ایک ہزار
قیمت : ایک روپیہ

ادبستان پریس چوک لکشمی میکلوڈ روڈ ۔ لاہور